

روشنی ہی روشنی

۱۲ شعرائے دکن کا
ارمغانِ نعت

وقار خلیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روشنی ہی روشنی

۹۲

نعتوں کا مجموعہ

خواجہ بندہ نوازؒ سے عہدِ حاضر تک دکن کے شاعروں کا ارمغانِ نعت

(بہ مسرت پندرھویں صدی ہجری)

انتخاب و ترتیب

وقار خلیل

قیمت: پانچ روپے

۱۴۰۱ھ
۱۹۸۱ء

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ

ترتیب

بہ تعاون و اشتراک

★ جناب محمد ذکریا شریف (کنارا بنک پتھر گٹی)
★ جناب بشیر وارثی ★ جناب غوث احمد خاں
ایڈیٹر قلمی تصویریں الحاج مطیع الرحمٰن
★ جناب فیض الحسن خیال ★ جناب سید رفیع الدین قادری ★ جناب علی افسر
★ الحاج حبیب عبد الرحمٰن الحامد صدر ادارہ سبیل الخیر بارکس، ★ جناب نکر حیدر آبادی،

من وجہک المنیر لقد نور القمر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر (سعدی)

معز الدین قادری ملتانی ۴۹ بشیر النساء بیگم
بشیر ۵۰ انیسہ ہارون شروانیہ ۵۱ تہنیت النساء بیگم زور ۵۲
خورشید احمد جامی ۵۳ صاحبزادہ میر محمد علی خاں میکش ۵۴ متین سروش ۵۵
سعید شہیدی ۵۶ اوج یعقوبی ۵۷ خواجہ شوق ۵۸ علی احمد جلیلی ۵۹ امیر احمد
خسرو ۶۰ طالب رزاقی ۶۱ فضل گلبرگوی ۶۲ ڈاکٹر غیاث صدیقی ۶۳ سلطان محی الدین
سیف ۶۴ شمس الدین تاباں ۶۵ منوہر لال بہار ۶۶ صاحب حیدرآبادی ۶۷ خیرات
ندیم ۶۸ سعیدہ عروج مظہر ۶۹ بانو طاہرہ سعید ۷۰ صابر شاہ آبادی ۷۱ مضطر
مجاز ۷۲ دنکر راؤ دیشمکھ دنکر ۷۳ نظیر علی عدیل ۷۴ علی افسر ۷۵
صلاح الدین نیر ۷۶ داؤد نصیب ۷۷ خورشید جنیدی ۷۸ رحمن جامی
۷۹ رؤف خیر ۸۰ اسلم عمادی ۸۱ فیض الحسن خیال ۸۲
رئیس اختر ۸۳ عارف بیابانی ۸۴ معلم عبیدی ۸۵ راز عابدی ۸۶
محمد منظور احمد منظور ۸۷ رضا وصفی ۸۸ بشیر وارثی ۸۹
خواجہ ذاکر گوڈر شاہ ثانی ۹۰ باقر منظور ۹۱
محمد علی زیرک شرفی ۹۲ ڈاکٹر محمد علی اثر ۹۳
ڈاکٹر علی الدین احمد راہی ۹۴ رشید عبد السمیع جلیل ۹۵
وقار خلیل ۹۶

کتابت:
محمد عبد المجید مظہری
ابتدائی صفحات:
محمود سلیم

سرورق: غوث محمد
طباعت: نیشنل فائن پرنٹنگ پریس

اشاعت: رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ
جولائی ۱۹۸۱ء

تعداد: ۷۸۶

ناشر: وقار خلیل "ایوانِ اردو" پنجہ گٹہ روڈ
حیدرآباد ۵۰۰۰۰۴

ملنے کے پتے: الیاس ٹریڈرس شاہ علی بنڈہ روڈ - حیدرآباد ۵۰۰۰۰۲
حسامی بک ڈپو چار کمان حیدرآباد ۵۰۰۰۰۲

روشنی ہی روشنی

(پندرھویں صدی ہجری کی نذر)

○

وہ ایسی روشنی:

جس کی شعاعِ مہرِ عالم تاب سے جگ میں اُجالا ہے
کرن اندر کرن انسانیت کا بول بالا ہے
اذاں کے ساتھ چاروں سمت اک منظر
وہی اوّل، وہی آخر، وہی قائم سبھی فانی
صحیفے متفق: توریت اور انجیل کے شاہد
محمدؐ نور کا سرچشمۂ اوّل بھی آخر بھی
کتابِ حق کے اوراقِ معطر، ہر صدی کے درمیاں اک رابطہ محکم
یہی ایماں، یہی سرمایۂ احساس و دانش ہے
خدا کی مملکت میں سبز پرچم کی سرافرازی فزوں تر ہو
یہ پندرھویں صدی کیا، ہر صدی انسانیت کے حق میں اکبر ہو
نمازِ پنجگانہ کا تقدس سب پہ ظاہر ہو
محمدؐ کی رسالت بے نہایت اور برتر ہو
اذاں کے ساتھ چاروں سمت اک منظر
روشنی، شفاف، بلوریں، معطر

خدا کی مملکت میں سبز پرچم، عروجِ آدمِ خاکی
اُفق اندر اُفق ہر عہد روشن، بندگی قائم

●●

وقار خلیل

اردو کی پہلی نعت ؐ

○

اے محمد جلو جم جم جلوہ تیرا
ذات تجلی ہو رہے گی سین سپورن تیرا

واحد آپہیں آپ تھا، آپہیں آپ بجھایا
پرگٹ جلوہ کارنے الف میم ہو آیا
عشقوں جلوہ دینے کر کاف نون بنایا

لولاک کا خلقت الافلاک خالق یا لائے
فاضل، افضل جتے مرسل ساجد سجود آئے
امت، رحمت، بخشش، ہدایت تشریف لائے

مخفی ناؤں معشوق رکھ ظاہر شہباز کہلائے
عشق کے جتی چندر بن اپنی آپ دکھائے
الاں کا کان پھر آپیں آپ سمائے

خواجہ بندہ نواز گیسو دراز ؒ شہباز

محمدؐ نبی

محمدؐ نبی ناؤں تیرا اہے
عرش کے اُپر پاؤں تیرا اہے
کہ چودہ ملک کا تو سلطان ہے
علی سا ترے گھر میں پردھان ہے
اسّی ہور ایک لاکھ پیغمبر آئے
ولے مرتبہ کوئی تیرا نہ پائے
صفت کرتوں معراج کی رات کا
کہ جاگیا اہے بخت تج بات کا
اتھا اس زمیں کو عجب کوچ نورُ
کہ لاکھاں تھے چانداں، کروراں تھے سورُ

ملّا وجہی

نعتِ صلعم

یک لک اَشّی پیغمبراں اُپجے جگت میانے و لے
تج پر نبوت ہے ختم سب تھے توں ہی پیارا ہوا

○

اِسمِ محمدؐ تجھے اہے، جگ میں سوخاقانی مجھے
بندہ نبی کا جم رہے، شہنی ہے سلطانی مجھے
بارا جو ہے شیطان میں، سنچرے نہ قطبا کان میں
اُمید کے گلدان میں، بارا ہے رحمانی مجھے

○

خدا منج مہر سوں آپی نبیؐ صدقے کیا رافع
منجے تختِ سلیماں جوں وہی آپی دیا رافع
جو کوئی دل میں محبت دھر کر رہیا ہے ایماں کا
سو اُس کا ہت پکڑ کر آپ کرتے مصطفےٰ رافع
جو کوئی اُن کی محبت سوں غلام اُن کے کوایا ہے
مدد اُس مصطفےٰ ہے ہو، رہے گا وو صدا رافع
محب اُن کے جو کوئی ہیں ان کوں کچھ دشمن ہے اے قطبا
اُسے ہم دین و دنیا میں کیا ہے مرتضےٰؑ رافع

محمد قلی قطب شاہ معانی

دین محمدؐ کا

○

لکھ فیض سوں پھر آیا، دن دین محمدؐ کا
آفاق صفا پایا، دن دین محمدؐ کا

یوں عید ہمن ساجے، نصرت کے بجے باجے
ہے جگ کے نبی راجے، دن دین محمدؐ کا

گلشن میں شریعت کے، پھل کھیلے طریقت کے
پرمل[1] سوں[2] حقیقت کے، دن دین محمدؐ کا

روشن ہوے اسماناں، چھائے رتن کھاناں
خط لیوے مسلماناں، دن دین محمدؐ کا

جو بارہ اماماں ہیں، لاکھ اُن پو سلاماں ہیں
ہم اُن کے غلاماں ہیں، دن دین محمدؐ کا

[1] خوشبو [2] سے

محمد عبداللہ قطب شاہ

حبیبِ احد

زہے نامور سیدالمرسلیں
کہ آخر دو ہے شافع المذنبیں

عجیب آفرینش کی دریا کا دُر
کہ جس نُور تے بحرِ ہستی ہے پُر

حبیب احد تو بچ اے مصطفےٰ
ترا ناؤں لے تیج ہو دل صفا

احد ہور احمد میں جگ کوں عظیم
معمّا ہوئی گرچہ میانی کی میم

اسی میم تے بِن معما شگاف
دِکھے عین احد کوں تج احمد تے صاف

زہے دین و دنیا میں سرمد ہے توں
تو محمود واں، یاں محمد ہے توں

نصرتیؔ بیجاپوری

سیّد المرسلین

رتن خاص دریائے لولاک کا
جھلک لامکاں نورِ افلاک کا

محمدؐ نبی سیّد المرسلین
سدا روشن اس تھے ہے دنیا و دین

عدم میں تھے عالم کوں پروردگار
اہی کئے کیا نور سوں آشکار

رواج آفرینش کیا سو واہیچ
چراغ اہل بینش کرا سو واہیچ

ازل محض اس کا خزینا دِسے
ابد عین اس کا مدینہ دِسے

ہوئے ختم اس پر نبوت کے گن
بجے طبل اس کا قیامت لگن

رسولِ عرب ہور عجم آج او
رسولاں کے سب سیس کا تاج او

ملا غواصی دکھنی

یا محمدؐ

مقبول تو خدا کا دل دار یا محمدؐ
تو نورِ گنجِ مخفی اظہار یا محمدؐ

راز و نیاز حق کا مکشوف سب کیا تو
مظہر ہوا ہے تجھ سوں اسرار یا محمدؐ

لولاک کا ترے سر چھتر دیا ہے حق نے
سالار سروروں کا سردار یا محمدؐ

کئی معجزے دیا اور شق القمر کیا تو
ہے ذات کا ترے پر آثار یا محمدؐ

کیا ڈر ہے مجھ حشر کا بے دغدغا رہتا ہوں
ہے شفاعت ہاں قدرداں غمخوار یا محمدؐ

سب عیب کو ہمارے دکھلائے گا ہنر کر
ہے سر اپر ہمارے دستار یا محمدؐ

قادر تجھے سمجھ کر منگتا ہے تب معظمؔ
کر مجھ دیا جہاں میں ابرار یا محمدؐ

معظم قادری بیجاپوری

رسولِ انبیاء

نبیاں میں جسے سب میں افضل کیا
تو ہے اے محمدؐ رسول انبیاء

اوّل کر محمدؐ کوں پروردگار
بزاں[1] سب خدائی کیا آشکار

اوّل نور ذاتی کوں پیدا کیا
بزاں سب یو عالم ہویدا کیا

دیکھو کیا ہے قدرت خدا کی نوّل[2]
تو دادے تے کریو ترے کوں اوّل

نبیاں کا تو دادا ہے آدم صفی[3]
کر روحاں کا دادا ہے خاتم نبیؐ

سیّد میراں ہاشمی بیجاپوری

۱ بعد ازاں ۲ عجیب ۳ صاف پاک

فی النعت سیدالمرسلین

کروں میں لے قلم ہاتھ ابتدا نعت
سچے حق کے پیغمبر کا ادا نعت

محمد پیشوا ہے سروراں کا
اہے سرخیل سب پیغمبراں کا

محمد توں نبی ہے آج برحق
قمر کوں یک اشارت میں کیا شق

ہوا آدم منج احمد کی خاطر
بیا لرجیوں کر آیا مد کی خاطر

تری تعریف کا اونچا ہے پایا
خدا قرآن میں تجھ کوں سرایا

نبی توں پاک، تیرا پاک دیں ہے
سچا توں رحمت اللعالمیں ہے

اگر ہوتا نہ تو، آدم نہ ہوتا
نہ آدم بلکہ یو عالم نہ ہوتا

شرف پایا ہے آدم تج طرف تے
ہوا موجود عالم تج طرف تے

ابنِ نشاطی

حدیثِ مصطفیٰ

○

مدینے میں اگر پیدا ہوا ہوتا تو کیا ہوتا
محمدؐ کی گلی بھیتر فنا ہوتا تو کیا ہوتا

عبث خوباں کی گلیوں میں نہ کرتوں عمر صرف اے دل
مدینے کی زیارت کو گیا ہوتا تو کیا ہوتا

ارے مجنوں ہوا بدنام توں لیلیٰ کو دل دے کر
اگر میرے نبی کوں دل دیا ہوتا تو کیا ہوتا

ازل کی دین میں یارب اگر مفلس بھکاری ہوں
نبیؐ کے آستانے کا گدا ہوتا تو کیا ہوتا

نظر ہے علمِ منطق، ہور معانی میں فراقی کوں
اگر علمِ حدیثِ مصطفےٰ ہوتا تو کیا ہوتا

سیّد محمد فراقی بیجاپوری

نعت

محمدؐ گر مدد ہوگا ہمارا
سکل[۱] دکھ درد دَر ہوگا ہمارا

اگر صحرا رہو مل دام ہو دو
او سارا درم رد ہوگا ہمارا

اگر عالم سکل آگا عدوؐ ہو
ھو اللہ الصمد ہوگا ہمارا

کرم اس کا اس آگا کم ہو ہر گاہ
اگر کولا[۲] اسد ہوگا ہمارا

موحّد کا معما کھول محمودؔ
اور احمد گر احد ہوگا ہمارا

۱ کُل ۲ گیدڑ

قاضی محمود بحریؒ

یا محمدؐ

عشق میں لازم ہے اوّل ذات کوں فانی کرے
ہو فنا فی اللہ دائم، یادِ یزدانی کرے

یا محمدؐ دو جہاں کی عید ہے تجھ ذات سوں
خلق کوں لازم ہے جی کوں تجھ پہ قربانی کرے

جس مکاں میں ہے تمہاری فکرِ روشن جلوہ گر
عقلِ اوّل آکے واں، اقرارِ نادانی کرے

کیا ملک، کیا انس و جن، یہ جگ میں ہے کس کو سکت
خطِ بنا تجھ مکھ سگے جو تفسیرِ قرآنی کرے

عارفاں بولیں گے جان و دل سے لاکھوں آفریں
جب ولیؔ تیری مدح میں گوہر افشانی کرے

رسولِ خدا سیدالمرسلیں

رسولِ خدا سیدالمرسلیں
قیامت کے دن شافع المذنبیں

نبوت کی مسند کا ہے جانشیں
کیا جس کی تعظیم روحِ الامیں

عجب روزِ محشر کا سردار ہے
صفِ اصفیا میں وہ سالار ہے

جگت میں اوسے سلطنت ہے مدام
جماعت میں ہے انبیا کی امام

رہِ شرع کا ہادئ مستقیم
شریعت کے دریا کا دُرِ یتیم

حبیبِ خدا والئ روزگار
دو عالم کی اقلیم کا تاجدار

شہِ اُنس و جاں سب کا مقبول ہے
نبوت کے گلزار کا پھول ہے

کہ جس واسطے خلق پیدا کیا
زمیں آسماں سب ہویدا کیا

سراج اورنگ آبادی

تمنائے مدینہ

مدت سے مرے سر میں ہے سودائے مدینہ
اللہ دکھادے کہیں صحرائے مدینہ

بھولے بھی رکھوں پاؤں نہ گلزار ارم میں
تھوڑی سی بھی ہاتھ آئے اگر جائے مدینہ

ہر اہل صفا کا یہ وظیفہ ہے شب و روز
کعبہ کا تو لا ہے تو لائے مدینہ

مخدوم ملائک کے، مقرب ہیں خدا کے
جبرئیل امیں، خادم مولائے مدینہ

اے آرزوئے خلد کہیں اور چلی جا
رہتی ہے مرے دل میں تمنائے مدینہ

ہوں معتقد سلسلۂ زلف پیمبر
میرا دلِ دیوانہ ہے شیدائے مدینہ

اے فیض گریبان کے ٹکڑے نہ کروں میں
ہاتھ آئے اگر دامنِ صحرائے مدینہ

میر شمس الدین محمد فیض

احمدِ مرسل

وہ ملک رتبہ احمدِ مرسل
وصف جس کا ہے لوح پر تحریر

نہ عدیل اُس کے قیصر و فغفور
نہ جم و کے سے ٹھیک اُس کی نظیر

کیا اُسے دوں زمینیوں سے مثال
جس کے خدّام ہوں سپہر سریر

تیرے حاسد کو پناہ کہاں
ہے خدا کا غضب تری شمشیر

تیرا سایہ زمیں پہ کیوں نہ پڑے
جب کہ زیرِ قدم ہو مہرِ منیر

یوں مرے دل میں عشق ہو تیرا
جس طرح سے کہ سنگ میں ہو لکیر

میرے عصیاں کہیں نہ پوچھے جائیں
روزِ محشر نہ ہو مری تحقیر

نعت تیری بیاں ہو کیا مجھ سے
اس قدر کب ہے وسعتِ تقریر

مرزا قربان علی بیگ سالک

ذاتِ اقدس

تِرا ظاہر نبوت ہے تِرا باطن ولایت ہے
محمد مصطفےٰ دونوں طرف تیری حقیقت ہے

کلام اللہ کی ہر ایک سورۃ تیری صورت ہے
نظر کرنا ترے چہرے پہ قرآں کی تلاوت ہے

تو نورِ حق ہے تیرا عکس پیدا کر سکے کیوں کر
حقیقت آئینے کی تیرے آگے بے حقیقت ہے

تری تعلیم اک عنوان ہے تیری رسالت کا
تری برہان ختمیت، تری مہرِ نبوت ہے

اِدھر کثرت اُدھر تیرا ظہورِ عالم آرائی!!
اِدھر وحدت اُدھر تیری حقیقت کی حقیقت ہے

تری ذاتِ مقدس برزخِ کبریٰ ہے دونوں کی
اِدھر تیری نبوت ہے اُدھر تیری ولایت ہے

عیاں سب ہے تیرا نور، سب ہی نور ہے تیرے
تری وحدت میں کثرت ہے تری کثرت میں وحدت ہے

بس اے توفیق اس کا اک غلام بے حقیقت ہوں
پرے ادراک سے بھی جس کا ادراکِ حقیقت ہے

سید جلال الدین توفیق

یا شافعِ اُمم

ایماں کیجئے ایسے شہنشاہ کی ثناء
لرزے ہے جس سے عکسِ شہِ خاور آب میں

جس کے قدم ہٰہو دمیں رکھتے ہی غیب سے
کسریٰ کا قصر بیٹھ گیا یکسر آب میں

یعنی رسولِ خاتم و محبوبِ ذوالجلال
ترسب مِلَل کا جس نے کیا دفتر آب میں

جاری ہو ایک نہر ہر انگشت سے وہیں
رکھے وہ اپنا پنجۂ معجز گر آب میں

ہر سایہ اس کا ابرِ کرم ہے کہ آج تک
آبِ گہر صدف کا بھرے ساغر آب میں

دستِ حفاظت اس کا ہو سایہ فگن اگر
یاقوت کی طرح سے رہے اخگر آب میں

یا شافعِ اُمم یہ تمنا ہے بعدِ مرگ
رحمت کے غرق کیجو مجھے یکسر آب میں

شیر محمد خاں ایماںؔ

نورِ مطلق

ہے جلوہ ایک نورِ مطلق و نورِ مقید کا
خدا کو اس نے دیکھا جس نے دیکھا منہ محمدؐ کا

جو قبل از حمد پہلا حرف اسمِ ذات کا آیا
تصدق جاؤں میں پورا ہوا تب نام احمدؐ کا

جو سب کی انتہا ٹھہری، وہ تیری ابتدا ٹھہری
بنا کُل انبیاء کا علم مضموں تیری ابجد کا

ملاپ ایسا تو ہو، میں عاشق و معشوق کے صدقے
احد کا چہرہ احمدؐ میں، احد میں چہرہ احمدؐ کا

خدا کے نام کا نقطہ، نبی کا خالِ عارض ہے
خدا سے ایک درجہ کم ہے رتبہ آپ کے قد کا

قیامت میں قیامت کا مزہ دے جائیگا مائلؔ
خدا کا بخشنا اور مسکرا دینا محمدؐ کا

(ڈاکٹر) احمد حسین مائلؔ ابو العلائی

نورِ احمدؐ

دلبر ہے بر میں الحمد للہ
سب کچھ ہے گھر میں الحمد للہ

دو جگ کا والی آکر بسا ہے
دل کے نگر میں الحمد للہ

شکل نبی کا، شکل نبی کا
سودا ہے سر میں الحمد للہ

تاثیر عشق خیر البشر کی
دل میں، جگر میں الحمد للہ

نورِ محمدؐ جلوہ نما ہے
اپنی نظر میں الحمد للہ

ہے نورِ احمد صل وسلم
شمس و قمر میں الحمد للہ

خاموش ہو کر دیکھا تماشا
حق کا بشر میں، الحمد للہ

شاہ خاموش رحؒ حیدر آبادی

نعت

ہوا دیدار ہے مجھ کو خدا کا
جو دیکھا میں نے چہرہ مصطفےٰ کا

پھریں کیوں کر نہ گردِ مصطفےٰ ہم
یہی کعبہ ہے اربابِ صفا کا

خُدا آئینہ شانِ نبی ہے
نبی آئینہ ہے شانِ خدا کا

اَحد سے اسمِ احمد ہے مسمیٰ
یہی ارشاد ہے اہلِ صفا کا

یہ ہے علم تصوف کا خلاصہ
محمدؐ نام ہے شانِ خدا کا

خدا شاہد وطنؔ ہے اس سخن کا
میں بندہ ہوں محمد مصطفےٰ کا

سید افتخار علی شاہ وطنؔ رحمۃ اللہ علیہ

ماہِ تمام میرا

○

نامِ خدا محمد گردوں خرام میرا
خورشیدِ جاں مجسم، ماہِ تمام میرا

وہ صدرِ عالمیں ہے، سلطانِ مرسلیں ہے
اس کے سوا نہیں ہے، کوئی امام میرا

راہِ طلب میں کب تک بھٹکوں میں سر بہ صحرا
کاش اس کے در پہ ہوتا اب تو مقام میرا

حالت ذرا جو بگڑی اور اس کی یاد آئی
بے وقفہ و تردد بنتا ہے کام میرا

یارب! میں اس کے در سے اٹھ کر کہیں نہ جاؤں
لکھا ہے اس سرا میں جب تک قیام میرا

عیسیٰ دہر ہوں میں اے بے نظیر ازل سے
لکھا ہے جانثاروں میں اس کے نام میرا

سید محمد بے نظیر شاہ وارثی رح

مولا تری گلی میں

○

کس بات کی کمی ہے مولا تری گلی میں
دنیا تری گلی میں عقبیٰ تری گلی میں

جام سفال اُس کا، تاج شہنشہی ہے
آجائے جو بھکاری، داتا تری گلی میں

دیوانگی پہ میری ہنستے ہیں عقل والے
تری گلی کا رستہ پوچھا تری گلی میں

سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے
دیکھا نہیں کسی دن سایہ تری گلی میں

موت اور حیات میری دونوں ترے لیے ہیں
مرنا تری گلی میں، جینا تری گلی میں

امجد کو آج تک ہم ادنیٰ سمجھ رہے تھے
لیکن مقام اس کا پایا تری گلی میں

امجد حیدر آبادی

قبلۂ ہر دو جہاںؐ

محمدؐ قبلۂ ہر دو جہاں ہے، کعبۂ جاں ہے!!
انیسِ بے کساں ہے، چارہ سازِ دردمنداں ہے
زہے تقدیرِ امت کی کہ وہ پیارا نبی پایا
یتیموں کا جو وارث ہے، جو ملجائے غریباں ہے
خیالِ مصطفےٰ کو لے کے جاتا ہوں میں محشر میں!
نہ طاعت ہے نہ تقویٰ ہے، یہی بخشش کا ساماں ہے
مرا منھ کیا جو میں دعویٰ کروں اس کی محبت کا
خدا جس کا ثنا خواں ہے، خدائی جس پہ قرباں ہے
بھٹک سکتا نہیں کوئی تمہاری پیروی کرکے
کہ جو نقشِ قدم ہے، وہ چراغِ راہِ ایماں ہے
بحقِ احمد و آلِ محمد، بخش دے مجھکو!!
جلیلِ خستہ، یارب، مغفرت کا تجھ سے خواہاں ہے

فصاحت جنگ جلیل

پیارے محمدؐ

○

پیارے محمدؐ جگ ساجن
تم پر واروں تن، من، دھن
تُمری صورنیا من موہن
کبھی کریو تو درشن

جیا کنٹھرے دلوا ترسے
کڑکا کڑکے بدرا برسے
صلی اللہ علیک نبینا!

تُمری ڈوری کیسے چھوڑوں
تُم سے توڑوں کس سے جوڑوں
تُمری گلی کی دھول ٹھوروں
تُمرے نگرہ میں دَم بھی توڑوں

جن کا اب ارمان یہی ہے
آٹھوں پہر اب دھیان یہی ہے
صلی اللہ علیک نبینا!

مناظر احسن گیلانی

عشقِ نبیؐ

محمدؐ پہ دل اپنا شیدا ہوا ہے
ستارہ نصیبے کا چمکا ہوا ہے

مزہ اُس کو آتا ہے عشقِ نبیؐ میں
وہ جس کی نظر میں سمایا ہوا ہے

نہ ہے آپ کا کوئی ہمسر، نہ ہوگا
یہ دیکھا ہوا ہے، یہ سمجھا ہوا ہے

خداوندِ عالم ہے جس طرح واحد
حبیبِ خدا بھی تو یکتا ہوا ہے

احد اور احمد میں ہے فرق اتنا
یہ بندہ ہوا ہے، وہ مولا ہوا ہے

مجھے کوئی کافر کہے یا مسلماں
کہے، جس کے جو جی میں آیا ہوا ہے

(ق)

موحّد ہوں، عارف ہوں، صوفی ہوں لیکن
مرے حال پر فضلِ مولا ہوا ہے

فقط نعت گوئی سے اے شادؔ مجھ کو
یہ عزت ملی ہے، یہ رتبہ ملا ہے

(مہاراجہ) سرکشن پرشاد شادؔ

ماہِ مدنی تم سے

ہے نورِ الٰہی کی جلوہ فگنی تم سے
کونین منوّر ہیں ماہِ مدنی تم سے

ہے باغ دو عالم کی تم سے چمن آرائی
پہنچی ہے گلوں کو بھی گل پیرہنی تم سے

ہر شئے سے ہویدا ہے، ہو وجہ وجودِ کل
یہ گلشنِ عالم ہے سرو چمنی تم سے

کہتا ہوں غنی کر دو دیدار کی دولت سے
کس چیز کا طالب ہوں اللہ غنی تم سے

لولاک لما والے جو کچھ ہو تمہی تم ہو!
اعیان ہوئے ثابت سب خلق بنی تم سے

جو نسبتِ روحانی شیخ قرنی کو تھی
طالب ہے اسی کا یہ لطفِ دکنی تم سے

لطف الدولہ لطف

رسولِ خدا

تمہیں سب کے مختار یا مصطفےٰ ہو
حبیبِ خدا ہو، رسولِ خدا ہو

مجھے کون چاہے گا گر تم نہ چاہو
تمہیں میرے سردار ہو، بادشاہ ہو

اوالعزم جتنے ہوئے ہیں پیمبر
خدا کی قسم تم تو سب سے سوا ہو

بلاؤں میں اُمّت گھری ہے۔ بچا لو
شفیع الامم ہو، شفیع الوریٰ ہو

نظر تیری رحمت کی جس پر پڑے گی
اُسی وقت فضلِ خدا برملا ہو

مرے دل کا مطلب ہے حضرت پہ روشن
عطا ہو، عطا ہو، عطا ہو عطا ہو

خدا کی عبادت ہے عابدؔ کا پیشہ
غلامی بھی حضرت کی اس سے ادا ہو

صولت جنگ عابدؔ

چہرۂ زیبا محمدؐ کا

الٰہی! میرے دل میں عشق ہو پیدا محمدؐ کا
جگر میں درد ہو اور سر میں ہو سودا محمدؐ کا

مجھے کیا ڈر ہو زور گرمیٔ خورشید محشر سے
رہے گا حشر میں سر پر مرے سایا محمدؐ کا

ہوا صلّ علیٰ کا شور برپا آسمانوں پر
زباں پر میرے جس دم نامِ پاک آیا محمدؐ کا

وہاں کیا مرتبہ اُس کو ملے گا کوئی کیا جانے
یہاں جس نے ذرا بھی مرتبہ جانا محمدؐ کا

نگاہوں میں مری صورت پھرے کس کی محمدؐ کی
تصور میں مرے نقشہ جمے کس کا؟ محمدؐ کا

عیاں ہے ذرہ ذرہ سے نہاں ہے پتے پتے میں
نگاہیں خاص ہوں تو عام ہے جلوہ محمدؐ کا

کبھی تو چشم حسرت یار کی قسمت کھلے یارب
نظر آئے کبھی تو چہرۂ زیبا محمدؐ کا

اگر بندے کو لطف بندگی حاصل ہی کرنا ہے
تو پہلے چاہیے اس کو بنے بندا محمدؐ کا

ثبوت اچھا دیا اپنے کمالِ عشق کا حق نے
نہیں دیکھا کسی نے اے معینؔ سایا محمدؐ کا

معین الدولہ معینؔ

نعت

کھیتی تری اُمّت کی ناحشر ہری نکلی
جو شاخِ شجر پھوٹی، پھولوں سے بھری نکلی

جب گلشنِ طیبہ سے بادِ سحری نکلی
خوشبو میں دلہن بن کر کیا بھاگ بھری نکلی

لو چشم محمد کی کافی ہے مسیحائی
بیماروں کی قسمت سے کیا چارہ گری نکلی

مشہور مدینے میں، میں ہو گیا دیوانہ
کیا چیز محبت میں شوریدہ سری نکلی

محشر میں مرے دل سے چمکی جو تری صورت
شور اٹھا فرشتوں میں شیشے سے پری نکلی

طیبہ میں پہنچ جائے یارب! وہ دھواں بن کر
سینے سے جو شائق کے آہِ جگری نکلی

سید اعظم علی شائق مدظلہٗ

دامانِ محمدؐ

دو بالا عرش سے ہے قصرِ عالیشاں محمدؐ کا
مکاں ہے لامکاں، روح الامیں درباں محمدؐ کا

کیا توحید کو شائع جو حق کا صاف رستہ ہے
ابد تک سر پہ ہے انسان کے احساں محمدؐ کا

محمدؐ کی حقیقت پوچھتے ہو گر تو وحدت تھی
کہ تھا وصلِ احد ہی آرزو ارماں محمدؐ کا

گزر ہی جائیں گے وادیٔ شک کے پیچ و خم سے ہم
خدا کا آسرا ہے ہاتھ میں داماں محمدؐ کا

قناعت، صبر، تسلیم و رضا کی گھر میں دولت تھی
ملائک دیکھتے تھے رشک سے ساماں محمدؐ کا

حقیقت سے محمدؐ کی خدا ہی ہے فقط واقف
نہ جانے گا خرد سے مرتبہ انساں محمد کا

محبؔ، محبوب حق سے مل ہی جاؤ گے کبھی تم بھی
جو دل میں عشق ہے بحرِ بے پایاں محمد کا

محب حسین محبؔ

نعت شریف

احمدؐ سا کوئی اور بشر ہو نہیں سکتا
اللہ کا منظورِ نظر ہو نہیں سکتا

محبوب کو خالق نے وہاں اپنے بلایا
جس جا پہ فرشتوں کا گزر ہو نہیں سکتا

جس شخص کے دل میں ہے محمدؐ کی محبت
ہرگز وہ سزاوارِ سقر ہو نہیں سکتا

اے دستِ خدا، جس پہ کرم آپ کا ہو جائے
وہ اور کا پھر دستِ نگر ہو نہیں سکتا

جو دولتِ دیدارِ محمد کا ہے خواہاں
وہ بندۂ حق، بندۂ زر ہو نہیں سکتا

جس دل میں محبت نہ ہو محبوبِ خدا کی
وہ دل کبھی اللہ کا گھر ہو نہیں سکتا

عثماںؔ یہ ہوا معجزہ احمدؐ سے وگرنہ
شق چرخ پہ اس طرح قمر ہو نہیں سکتا

میر عثمان علی خاں آصف سابعؒ (نظام دکن)

نورِ مجسم

سچ تو یوں ہے تو نے سچ کا کامل اعلا کر دیا — حق تو یوں ہے تو نے حق کا بول بالا کر دیا
پرچمِ توحید چاروں کھونٹ لہرانے لگے — چپے چپے پر نشانِ صدق برپا کر دیا
سیکڑوں انوارِ گوناگوں نظر آنے لگے — دل کی آنکھیں کھول دیں، آنکھوں کو بینا کر دیا
سرکشوں کا سر خدا کے سامنے جھکوا دیا — مشرکوں کو ذاتِ واحد سے شناسا کر دیا
سیکڑوں خطے نکوکاری کی جانب جھک گئے — بارِ عصیاں جہاں ہلکے سے ہلکا کر دیا
خامکاروں کو رہِ صدق و صفا پر ڈال کر — دین میں مضبوط، ایمانوں میں پکا کر دیا
کاہلوں کو مستعد رہنے کی عادت ڈال دی — عادتوں میں فرض کا احساس پیدا کر دیا
مختلف اشخاص ملکر جسمِ واحد بن گئے — منتشر افراد کی طاقت کو یکجا کر دیا
اک طرف سچ کو حیاتِ جاودانی بخش دی — اک طرف باطل کو فنا فی العشق مولا کر دیا
اے کہ تیرا نام شایانِ تحیات و سلام — اے کہ تو نے حق و باطل آشکارا کر دیا
ماحصل یہ ہے کہ ہر خطرہ دلوں سے دھو دیا — مختصر یہ ہے کہ ہر دکھ کا مداوا کر دیا

حضرتِ آزاد، شکرِ لطفِ حق، جس نے ہمیں
تا ابد وابستۂ سرکارِ بطحا کر دیا

(حکیم) آزاد انصاری

نعتِ شریف

لاکھوں مضمون ہیں مدارِ محمدؐ کے لیے
خرچ کے واسطے اندازہ نہ آمد کے لیے

اشرف الخلق، شہنشاہِ رُسل، شافعِ حشر
بخدا ساری خدائی ہے محمدؐ کے لیے

چاند دو ٹکڑے کیا ماہِ عرب نے کیسا
کوئی ہتھیار بظاہر تو نہ تھا زد کے لیے

کیا کہوں مُنہ سے کہ قرآن کا منہ ہے ورنہ
حمد کا لفظ تو ہوتا تھا محمدؐ کے لیے

خلقتِ ارض و سمٰوات کا برزخ تو ہے
دہر اس واسطے سایہ تھا، ترے قد کے لیے

رہی معراج میں دروازے کی زنجیر ایسی
جیسے بے چین کوئی رفتہ کی آمد کے لیے

ناخنوں کا جو انگوٹھوں نے لیا تھا بوسہ
فخرِ آدم کے بیلے تھا کہ محمدؐ کے لیے

نعت کے واسطے تقلید ہو نازی کی صفیؔ
عربی نیام ہو اس تیغِ مہند کے لیے

صفیؔ اورنگ آبادی

فقر میں شانِ قیصری

تھا یہ ترے کمال کا ایک نشانِ برتری
ورنہ عرب کے گلہ بان اور دماغِ قیصری

نغمۂ حق اِدھر ہوا تیرے رباب سے بلند
رُک گئے دفعتاً اُدھر، ساز و نوائے کافری

تو نے بتا دیا کہ تھی عجز میں عظمتِ عروج
تو نے دکھا دیا کہ ہے فقر میں شانِ قیصری

کیسے کہوں شہِ رُسل، میں بھی ترا غلام ہوں
قبلۂ بندگی مرا، تیرا حریم سروری

ٹوٹ رہے ہیں دم بہ دم، جانِ حزیں پہ سنگِ غم
پیش رہی ہے پے بہ پے، گردشِ چرخِ چنبری

خاکِ رہِ نیاز ہوں، رتبۂ امتیاز دے
حوصلۂ بلند دے، ہستی سرفراز دے

علی اختر

ہمارے محمدؐ

حبیبِ خدا ہیں ہمارے محمدؐ
شہِ انبیاءؑ ہیں ہمارے محمدؐ

ہوئی ظلمتِ کفر دنیا سے زائل
وہ بدرالدجیٰ ہیں ہمارے محمدؐ

ہوئی صبحِ توحید و ایماں ہویدا
وہ شمس الضحیٰ ہیں ہمارے محمدؐ

رہے بے خبر کیوں نہ اُمت کا بیڑا
کہ جب ناخدا ہیں ہمارے محمدؐ

نہیں ان کی اُمت کو کچھ خوفِ محشر
شفیع الوریٰ ہیں ہمارے محمدؐ

بتوں سے چھڑایا خدا سے ملایا
نبیٔ ہدیٰ ہیں ہمارے محمدؐ

خدا تک پہنچنے کا رستہ دکھایا
عجب رہنما ہیں ہمارے محمدؐ

دکھا دیتے ہیں ربِّ کعبہ کو حسرتؔ
وہ قبلہ نما ہیں ہمارے محمدؐ

محمد عبدالقدیر حسرتؔ صدیقی

خیر الوریٰ سے عشق

بکرتا نہیں عدو سے خدا مصطفیٰ سے عشق
ذاتِ نبی سے عشق ہے گویا خدا سے عشق

قیدِ غمِ جہاں سے دل آزاد ہو گیا!!
جب سے ہوا ہے تری زلفِ دوتا سے عشق

معراج میں کلیجے سے اپنے لگا دیا!!
عرشِ بریں کو تھا جو ترے نقشِ پا سے عشق

پاتے نہ کیوں کلیم طلب پر جواب صاف
دیدِ خدا کو تھا، نظر مصطفیٰ سے عشق

معراج میں قریب بلا کر جو بات کی
تجھ سے خدا کو عشق تھا، تیری صدا سے عشق

جینا ہے ناگوار جدائی میں آپ کی
ہم کو گھلا گھلا کے مٹا دے بلا سے عشق

فاضلؔ ہر ایک عشق کی لذت ہے موت تک
ہے لطفِ دائمی، جو ہو خیر الوریٰ سے عشق

محمد حسام الدین فاضلؔ

وجودِ کائنات

اے کہ ترے وجود پر خالقِ دوجہاں کو ناز
اے کہ ترا وجود ہے، وجہہ وجودِ کائنات

اے کہ ترا سرِ نیاز حدِ کمالِ بندگی!
اے کہ ترا مقامِ عشق، قربِ تمام عینِ ذات

خوگرِ بندگی جو تھے، تیرے طفیل میں ہوئے
مالکِ مصر و کاشغر، وارثِ دجلہ و فرات

تیرے بیاں سے کھل گئیں، تیرے عمل سے حل ہوئیں
منطقیوں کی الجھنیں، فلسفیوں کی مشکلات

مدحتِ شاہِ دوسرا، مجھ سے بیاں ہو کس طرح
تنگ مرے تصورات، پست مرے تخیلات

بہادر یار جنگ خلق

کاشفِ رمزِ مساوات

ترے فروغ سے اے رازدارِ انسانی
فضا "اذا البشر مثلکم" کی نورانی

جدا نہیں ترے عرفان سے خدادانی
نہیں ہے کوئی بھی کونین میں ترا ثانی

ترے اصول میں ترمیم ہو، یہ ناممکن
ہے اس خصوص میں شرمندہ سعیِ امکانی

دلوں میں اب بھی ہے اعزازِ آدمیت کا
جو تو نے کی تھی مساوات کی نگہبانی

یہ ہے اثر تری تعلیم کا، کہ اے شہِ دیں
نسب کا فخر ہے مسلم کے پاس نادانی

سلام تجھ پہ تری ذریت پہ اے مولا
ہے تجھ سے اشرفِ مخلوق نوعِ انسانی

ترے طفیل سے اے خاتم الرسل ہم میں
ہے اب بھی جنسِ مساوات کی فراوانی

ہر آدمی جسے منظور ہو عروج اپنا
ترے اصول کی کرتا رہے نگہبانی

علی منظور

نظر بر من فگن

ختم نبوت کے نگیں لگا ہے نظر بر من فگن
تو رحمۃ اللعالمین لگا ہے نظر بر من فگن

بیچارگی سے خستہ ہوں امداد میری کیجئے!!
تو ہے شفیع المذنبیں لگا ہے نظر بر من فگن

تو ہی تو ہے سدرہ نشیں، عرش بریں کرسی تری
اے مصدرِ صد آفریں لگا ہے نظر بر من فگن

سرتاج ہے عالم کا تو، معراج حاصل ہے تجھے
اے مہبطِ روح الامیں لگا ہے نظر بر من فگن

آوارہ ہوں، بیچارہ ہوں، گم کردہ راہِ معرفت
اے پیشوائے مرسلیں لگا ہے نظر بر من فگن

تیری ہدایت سے ہوا سارا جہاں رشکِ جناں
بے شک ہے تو نور مبیں، لگا ہے نظر بر من فگن

عالم ہے تیرا مبتلا، حور و ملائک تجھ پہ غش
تو مظہرِ نقشِ یقیں، لگا ہے نظر بر من فگن

ناؔمی ترا دیوانہ ہے، برسوں سے ہے شیدا ترا
عاجز ہے یہ اندوہ گیں، لگا ہے نظر بر من فگن

ناؔمی کوہ سوار نظامی شاہ پوری

شانِ رسالت

اب بھی قرآن سے ظاہر ہے وہ حالت تیری
اے رسولِ عربی! شانِ رسالت تیری

واسطہ خالق و مخلوق میں خلقت تیری
مشترک سی نظر آتی ہے حقیقت تیری

آخری کیوں نہ زمانہ ہو ترے آنے کا
خلقِ عالم کی ہے تکمیل ولادت تیری

دشمنوں میں کوئی پاتا تھا نہ پھر ایک کو ایک
بول دیتی تھی جو دھاوا کبھی ہیبت تیری

کیڑے زنہ کی طرح پیٹ پہ پتھر باندھے
دیکھ لی حضرتِ طلحہؓ نے وہ دولت تیری

چشمِ کافر کو چکا چوند رہی رستے پر
رکھ گئی اتنے چراغ آکے ہدایت تیری

گھاٹ ہے گھاٹ ہے توحید کے پیاسوں کے لیے
آبِ شفاف کا کوثر کہ شریعت تیری

اپنے جسمِ بشری کا تجھے اقرار رہا
کھل گئی گر شبِ معراج لطافت تیری

بخشوانے میں تجھے حشر میں امت کے گناہ
المعی پر بھی رہے چشمِ عنایت تیری

سید نجم الدین المعی

میلادِ انورؐ

اے وہ کہ تیری ذات پہ ہے ختم داوری
زیبا ہے تیرے سر کے لیے تاجِ سروری

ماہِ ربیع یہ ہے یہ صبحِ بہار ہے
کھیتی ہوی ہے حق کی اِسی ماہ میں ہری

ہے آج ہی کی صبح کو ظاہر ہوا وہ نور
جو ہے جہاں میں قلزمِ الطافِ داوری

ہے آج ہی کا دن کہ گرے تھے سروں کے بل
بالائے خاکِ کعبہ میں اصنامِ آذری

ہے آج ہی کا دن کہ ہے ہاشم کے گھر میں عید
نورِ خدا سے آمنہ کی گود ہے بھری

کرتا ہے اس کا وصف تجھے یہ رہے لحاظ
ہے جس کی منقبت سے کتابِ خدا بھری

نورِ خدا، حبیبِ خدا، قدرتِ خدا
جبریل کے لیے ہے شرف جس کی چاکری

محبوبِ حق، امینِ خدا، شاہِ انبیاء
غیر از خدا ہے جس کو ہر اک شئے پہ برتری

ہے ہر خلق ذات تیری رحمتِ خدا
کھیتی ترے کرم سے دو عالم کی ہے ہری
مولا نہیں ہے کام بشر کا تری ثناء
بندہ بھلا کرے گا خدا کی برابری

ضامن کنتوری

نورِ مجرد

محمد کا ثانی کہاں ہے؟ کہیں ہے!؟
نہیں ہے، نہیں ہے، نہیں ہے، نہیں ہے

محمد خدا کا ہے نورِ مجرد
اسی واسطے قد کا سایہ نہیں ہے

محمد نہ ہوتے خدائی نہ ہوتی
خدا کا بھی مظہر یہی بالیقیں ہے

مدینے کے زائر ہیں تقدیر والے
انھیں جیتے جی سیرِ خلدِ بریں ہے

غریبوں کا دل سے ترس کھانے والا
یتیموں کا ہر حال میں وہ معیں ہے

محمد کی خاطر سے ہے کل خدائی
مکاں ہے، زماں ہے، فلک ہے، زمیں ہے

اسی کے ہے سر کامیابی کا سہرا
ترے آستانہ پہ جس کی جبیں ہے

خدا کا کلام اور سیرت نبی کی
کوئی معجزہ ان سے بڑھ کر نہیں ہے

ثنا خوانِ محمد کا حق تعالیٰ
بشر سے ثنا اس کی ممکن نہیں ہے

عقیدت سے ہے جذب شہہ کا ثنا خواں
یہی دھرم میرا یہی میرا دیں ہے

راگھویندر راؤ جذب عالم پوری

مقامِ محمدؐ

کلامِ خدا ہے کلامِ محمدؐ
خدا خود ہے گویا بنامِ محمدؐ

ہر اک شئے کی تشکیل نو دینا ہے
نظامِ جہاں ہے نظامِ محمدؐ

کہی چار حرفوں میں نعتِ مکمل
خدائے جہاں نے بنامِ محمدؐ

ذرا ان کی نسبت سے سب کو پکارو
سبھی کچھ ملے گا بنامِ محمدؐ

نہ دنیا کا غم ہے نہ عقبیٰ کا دھڑکا
بڑا مطمئن ہے غلامِ محمدؐ

خدا کا بھی عرفان آساں ہے لیکن
سمجھنا ہے مشکل مقامِ محمدؐ

نبوت تعین، رسالت تعین
تعین سے آگے مقامِ محمدؐ

اسی سے ہے کامل مری کج کلاہی
منم از سگانِ غلامِ محمدؐ

شیخ احمد کامل شطاریؒ

احمدِ مختار

سنتا نہیں ہے کوئی بھی غمخوار کے سوا
غمخوار اپنا کون ہے سرکار کے سوا

جس وقت غم کے ضبط کا یارا نہیں رہے
چارہ نہیں ہے پھر کوئی اظہار کے سوا

راحت کی جستجو میں بھٹکنے سے فائدہ
راحت کہاں ہے کوچۂ دلدار کے سوا

بدحال، بے قرار، گنہ گار کا، کہو
مونس ہے کون، احمدِ مختار کے سوا

طیبہ میں ہم بھی گھومے ہیں، واعظ بگو کہاں
دیکھا نہ کچھ بھی رحمت و انوار کے سوا

اس عشق نے تو بندۂ بے دام کر دیا
جچتا نہیں نظر میں کوئی یار کے سوا

مرزا فراقِ یار کا مارا ہے دوستو!
اس کا علاج کچھ نہیں دیدار کے سوا

(زائرِ حرم) مرزا شکور بیگ

مبداءِ نور

نور کی تنویر ہیں یا نور کا مبداء ہیں آپ
چشمِ عارف میں تحیّر ہے نہ جانے کیا ہیں آپ

عبد و رب کے درمیاں اک برزخِ کبریٰ ہیں آپ
سرِّ وحدت ہیں کہیں، جلوہ کہیں، پردہ ہیں آپ

نسخۂ اخراجِ باطل، مرکزِ تاسیسِ حق
نقطۂ معراجِ سبحان الذی اسریٰ ہیں آپ

ذاتِ حق لیس کمثلہ آپ بھی ہیں بے مثال
خالقِ یکتا کے گویا بندۂ یکتا ہیں آپ

عام میں خیر البشر، نبیوں میں خیر الانبیاء
سب میں شامل ہو کے از روئے شرف تنہا ہیں آپ

میں برائے نام اک عنوانِ ہستی ہوں معزؔ
ورنہ حق یہ ہے کہ کُل ہستی کا افسانہ ہیں آپ

معزالدین قادری معزؔ ملتانی

عیدِ میلاد

ہو گئی اب تکمیلِ دیں، سرکارِ دیں پیدا ہوئے
ہو مبارک! آج ختم المرسلیں پیدا ہوئے

ذرّے ذرّے سے ہے پیدا آج شانِ تمکنت
یعنی اسرارِ الٰہی کے امیں پیدا ہوئے

آفتابِ نور چمکا مطلعِ اسلام سے!!
مژدہ اے دل، قلبِ مسلم کے مکیں پیدا ہوئے

آج اس کی آفرینش کی خوشی کا جشن ہے
جس کی پیدائش سے انوارِ یقیں پیدا ہوئے

حاملِ مہرِ نبوت، تاجدارِ انبیاء
ربِ ایزد کے رسولِ آخریں پیدا ہوئے

عید ہر دیندار کی ہے، عید میلاد النبیؐ
دینِ کامل لے کے ختم المرسلیں پیدا ہوئے

شاہِ بحر و بر کی بے پایاں عقیدت سے بشیرؔ
کیسے کیسے دل میں طوفانِ یقیں پیدا ہوئے

بشیر النساء بیگم بشیرؔ

نعت شریف

مرے پیشِ نظر ہیں روز و شب جلوے محمدؐ کے
دو عالم سے کیا فارغ نشیں، صدقے محمدؐ کے

محمدؐ حکمراں ہیں مردِ مومن کے دل و جاں پر
نہیں منظور ہفت اقلیم بھی بدلے محمدؐ کے

بلایا رب نے اپنے پاس خود عرشِ معلّیٰ پہ
سمجھ سکتا ہے کیا انساں بھلا رتبے محمدؐ کے

ہوئی حق پر بہت کچھ نکتہ چینی ہر زمانے میں
نہ باطل کر سکا کوئی مگر دعوے محمدؐ کے

مٹا سکتی نہیں اسلام کو گردش زمانے کی
رواں ہیں اب بھی ہر بازار میں سکّے محمدؐ کے

قیامت میں پذیرائی ہماری دیکھ کر قومیں
کہیں گی کاش! ہم بھی اُمتی ہوتے محمدؐ کے

نہیں جائے تعجب جاں نثاری ہم غلاموں کی
کہ رہتے ہیں لبِ اغیار پر چرچے محمدؐ کے

انیسہ ہارون شروانیہ

ذکرِ خیر البشر

نویدِ عید ہے خیر البشر کا ذکر کرو
جو ضَو فشاں ہے اسی جلوہ گر کا ذکر کرو

انہی کا نور درخشاں ہے ان میں شام و سحر
بلند بختیٔ شمس و قمر کا ذکر کرو

فریب خوردہ ہیں دانائے رومی و افرنگ
عرب کے راہبر و چارہ گر کا ذکر کرو

درِ نبیؐ سے نہ مایوس ہوں، گنہ گارو!
شبِ فراق گئی اب سحر کا ذکر کرو

خدا کرے کہ ہو دیدار پھر نصیب ہمیں
مدینے کی اسی دیوار و در کا ذکر کرو

وہاں مزے میں غریب الدیار رہتے ہیں
وطن کا ذکر کرو اور نہ گھر کا ذکر کرو

کبھی تو رحم کریں گے وہ تہنیتؔ اس پر
ہمیشہ اپنی اسی چشمِ تر کا ذکر کرو

تہنیت النساء بیگم زور

بحضورِ سرورِ کائنات

اے کہ ترا جمال ہے رونقِ بزمِ دوجہاں
مظہرِ نورِ کبریا، فخرِ زمین و آسماں

جس کی تیرگی ہٹی، مٹ گئے کفر کے نشاں
بزمِ حیات میں ہوا مہرِ عرب ضیاء فشاں

دشت و جبل لرز گئے نعرۂ حق کی گونج سے
بُت پئے سجدہ گر گئے آئی صدا اے الاماں

جس نے حیاتِ دہر کو آکے پیامِ حق دیا
جس نے دکھائی خلق کو راہِ نجات بیگماں

جس کی حریمِ عیش میں جلوۂ حق کی روشنی
جس کی نگاہِ ناز میں رازِ حیاتِ جاوداں

جس کا وجودِ محترم، فخرِ جبینِ کائنات
جس کی حیاتِ پاک ہے نازشِ بختِ لامکاں

جس نے بلند کر دیا کلمۂ لاالٰہ کو!!
جس نے اڑائے دہر میں خلقِ عمیم کے نشاں

اس کے حضورِ پاک میں دیدہ و جان و دل ہیں نذر
کاش! مجھے بھی ہو نصیب، فخرِ قبولِ جاوداں

حال بہت بُرا ہے اب جامیٔ نامراد کا!
ایک نگاہِ جاں نواز اس پہ شہنشۂ جہاں

خورشید احمد جامی

اے شاہِ بطحا

○

میں اپنے دل کی ہر جنبش میں تیرا نام سنتا ہوں
سکونِ زندگی جس میں ہو، وہ پیغام سنتا ہوں
تصور تیرے دیدارِ حسیں کا لطف پاتا ہے
مری آنکھوں میں گویا طور کا جلوہ سمٹتا ہے
نگاہِ شوق جلووں سے ترے سرشار ہوتی ہے
مری تقدیر خوابیدہ زہے بیدار ہوتی ہے
میں کیفِ بے خودی میں چوم لیتا ہوں قدم تیرے
مجھے لیتے ہیں زیرِ دامنِ رحمت، کرم تیرے
مرے افکار میں جلوے ترے جھلکتے ہیں عقیدت کے
مرا شوقِ بیاں ڈھلتا ہے سانچوں میں لطافت کے
ترے درسِ عمل کی گونج سی آتی ہے کانوں میں
مری پستی بلندی ڈھونڈتی ہے آسمانوں میں
تڑپ محسوس کرتا ہوں چراغِ زندگانی میں
جلالی شان آتی ہے نظر جوشِ جوانی میں
مری رگ رگ میں احساسِ عمل بنکے دوڑتا ہے خوں
میں تیری اُمتِ مرحوم کی خدمت کو اٹھتا ہوں
اگر اے شاہِ بطحا! ساتھ ہوں تیری نگاہیں بھی
تو ہوں گی کارگر کچھ دردِ مسلم کو دوائیں بھی

صاحبزادہ میر محمد علی خاں میکش

دولتِ روحانی

ملتی ہو زمانے کو جس سے نئی تابانی
وہ حسن بھی لافانی، وہ عشق بھی لافانی

اُس کیفِ محبت سے آگاہ نہیں کوئی
دیتا ہے گداؤں کو جو شانِ جہاں بانی

تخلیقِ ازل خود ہے جس حسن پہ نازاں سی
اے کاش! کوئی دیکھے وہ جلوۂ انسانی

یہ اصلِ محبت ہے، صدقے ہوں محمدؐ پر
سب گنج زمانے کے، سب دولتِ روحانی

جو عشقِ محمدؐ نے بخشا ہے مرے دل کو
اللہ کرے ہر دم اس غم کی نگہبانی

تکمیلِ تمنّا ہو، دیدارِ محمدؐ ہو
ہے محوِ دعا کب سے تقدیر کا زندانی

ہر لفظ ہو آئینہ، انوارِ رسالت کا
اللہ مجھے بخشے وہ حسنِ غزلخوانی

متین سروش

اے شاہِ عرب

اے شاہِ عرب اے فخرِ عجم کب یاد مجھے فرماؤ گے
اے نازشِ کعبہ شمعِ حرم کب یاد مجھے فرماؤ گے

رُو رُو کے دُعا کب تک مانگوں کب تک میں دامن پھیلاؤں
کب تک میں سہوں فرقت کے ستم کب یاد مجھے فرماؤ گے

سجدے کیلیے اک مدت سے بے تاب ہے میری پیشانی
کب مجھ کو ملیں گے نقشِ قدم کب یاد مجھے فرماؤ گے

سینہ مرا تنگی کرتا ہے رُوداد الم کہنے کے لیے
کہنا ہے بہت کچھ وقت ہے کم کب یاد مجھے فرماؤ گے

سرکار کا میں کہلاتا ہوں سرکار سے نسبت ہے مجھ کو
مٹنے کو ہے اس نسبت کا بھرم کب یاد مجھے فرماؤ گے

یہ آپ کا دیرینہ خادم کہتا ہے زمانہ جس کو سعید
اب پوچھتا ہے بادۂ نم کب یاد مجھے فرماؤ گے

سعید شہیدی

دانش کا سمندر

آپ ہی بتلائیے اللہ اکبر کیا ہیں آپؐ
گھر کے اندر آپ کیا تھے اور باہر کیا ہیں آپؐ

فرش بھی زیرِ قدم ہے عرش بھی زیرِ قدم
آپ ناظر ہیں، نظر ہیں یا ہیں منظر کیا ہیں آپؐ

گھومتے ہیں انفس و آفاق کیوں قدموں کے گرد
دائرہ، نقطہ، خطِ پرکار، محور کیا ہیں آپؐ

شخص تو کیا عکس کی تکرار بھی ممکن نہیں
آئینہ ہیں آپ خود یا آئینہ گر کیا ہیں آپ

حسن صورت سے ذرا اے صورتی کے حسن تک
کچھ تو کہیے مالکِ تسنیم و کوثر کیا ہیں آپؐ

گفتگو قران کی صورت میں جامد ہو گئی
آپ اُمّی ہیں کہ دانش کا سمندر کیا ہیں آپؐ

اوجؔ، ارشادِ "اخا بشر" کا قائل ہے، مگر
پھر بھی ناداں سوچتا ہے اس سے ہٹ کر کیا ہیں آپؐ

اوجؔ یعقوبی

شعورِ شہہ انبیاء

انسانیت کو دامنِ سرکار کیا ملا
نورِ قدم، حدوث کی سرحد سے آ ملا

اس طرح اُن کا نور ہے پردے میں روُح کے
بالکل جدا جدا ہے نہ بالکل ملا ملا

ہر آستاں کی شان اسی آستاں سے ہے
جو کچھ جسے ملا ز درِ مصطفیٰ ملا

اتنا خدا شناس ہے وہ اپنے وقت کا
جتنا جسے شعورِ شہہ انبیاء ملا

معراج میں حضور، خدا سے ملے مگر
بچھڑے تھے کب خدا سے جو نورِ خدا ملا

واقف کہاں تھا اپنی حقیقت سے آدمی
سرکار نے دیا تو شعورِ انا ملا

جاری ہے شوقؔ صدیوں سے حق کی طلب مگر
کس کو بغیر شاہِ مدینہ، خدا ملا

خواجہ شوق

فخرِ نوعِ بشر

یا نبیؐ آج ہر سمت ہے تیرگی کیجیے کچھ تو اس تیرگی کے لیے
سورۂ نور بن کر پھر آجائیے خلق بے چین ہے روشنی کے لیے

سمت بطحا سے اُٹھے پھر ابرِ کرم لہلہانے لگیں کیا عرب کیا عجم
رہگزاروں کی ہو جائے پھر ریت نم منتظر ہے جہاں آپ ہی کے لیے

کیا کہوں ہے کہاں آپ کی رہگزر ہے سدرۃ المنتہیٰ بھی ہے گردِ سفر
اک زمیں پر قدم، اک قدم عرش پر یہ شرف اور اک آدمی کے لیے

ہاتھ آیا جو دامانِ شاہِ زمن ہو گئی دور سب گمرہی کی تھکن
بڑھ گیا اور کچھ چال کا بانکپن راستہ مل گیا روشنی کے لیے

پھول، شبنم، شفق، چاند، تارے، ضیاء، کہکشاں، چاندنی، دھوپ، خوشبو، صبا
سارے عالم کو جیسے سمیٹا گیا اک محمدؐ کی صورت گری کے لیے

تم پہ شاہا پڑی جب علیؔ کی نظر تب حقیقت یہ اس پر کھلی سر بسر
کوئی عنوان اے فخرِ نوعِ بشر، تم سے بہتر نہیں شاعری کے لیے

علی احمد جلیلیؔ

احمدِ مختار کی طرف

دونوں جہاں کے مالک و مختار کی طرف
ہو دیکھنا تو دیکھیے سرکارؐ کی طرف

بس اتنی بات ہے شبِ اسریٰ کہیں جسے
جاتا ہے نور سید ابرار کی طرف

آنکھوں میں ہے دیارِ مدینہ بسا ہوا
اُٹھتی نہیں نظر گل و گلزار کی طرف

رکتے ہیں دل کے پاس اُجالوں کے قافلے
جب بھی خیال جاتا ہے سرکارؐ کی طرف

فرطِ ادب تو دیکھئے اک پھول بن گیا
دیکھا حضورؐ نے جو کسی خار کی طرف

میرا بھی ہے شمار غلاموں میں آپ کے
چشمِ کرم حضورؐ گنہہ گار کی طرف

خسروؔ، مجھے تو دولتِ کونین مل گئی
دل جُھک گیا ہے احمدِ مختار کی طرف

امیر احمد خسروؔ

رحمتِ عالم

رہے محفوظ ہر غم سے مصیبت میں بھی راحت تھی
جنہیں خالق سے اُلفت، رحمتِ عالم سے نسبت تھی

نمودِ جلوۂ کون و مکاں صدقہ اُنہی کا ہے
مٹایا جس نے ظلمت کو وہ تنویرِ نبوت تھی

عبادت دشمنوں کی، کس نے کی آدم سے عیسیٰ تک
نظر آئی جو اس منزل پہ وہ شانِ رسالت تھی

وہ آئے جن کے آنے کی خبر دی ابن مریم نے
بہار آئی عرب پر، قصرِ کسریٰ میں قیامت تھی

سمجھتے کیوں نہ عارف، آپ کو پھر مخبرِ صادق
رسول اللہ نے جو بات کی قرآں کی آیت تھی

جہانِ کفر و باطل سرنگوں ہو کر رہا طالب
نبیؐ کی زندگی میں کارفرما حق کی قدرت تھی

طالب رزاقی

بطحا کے راج دُلارے

شیتل، کومل بول تمہارے
او بطحا کے راج دُلارے

روپ سجیل، نیناں متوارے
ان پرواروں سانجھ سکارے

مکھڑا تیرا چاند پونم کا
گیسو تیرے بادر کارے

تجھ سے ساری دھرتی روشن
تجھ سے دونوں جگ اُجیارے

راجا! تیری چوکھٹ پا کر
کاہے گھوموں دوارے دوارے

تیرے چرن کی دھول ملے تو
نینن کجرا، ڈاروں پیارے

صورت تیری مصحف جیسی
سیرت تیری تیسوں پارے

عرش کی جانب کون چلا ہے
کھول دیئے آکاش نے دوارے

دیکھیں، آقا کیا دیتے ہیں
فضلؔ کھڑا ہے ہاتھ پسارے

فضلؔ گگبرگوی

سلام اُسؐ پر

٥

بائے بسم اللہ
نحر ہانوں کے کھیتوں میں اگا
تھا سراپا رحم ایثار و عطا
حُسن کو اور عشق کو فولاد کا پیکر دیا

دل امانت، آنکھ پردہ
ہونٹ: دستورِ وفا
ہاتھ: قربت کی علامت
امن و تسلیم و رضا

پاؤں: منزل
بات غنچوں کے چٹکنے کی صدا
احمدِ بے میم کا ابلاغ، ناظر ذات و خلوت کا
بشر کا روپ، وجہ اللہ
خالق اپنی ہی تخلیق پر شیدا
سلام اُسؐ پر

(ڈاکٹر) غیاث صدیقی

درِ احمدِ مختار

○

جو درِ احمدِ مختار تک آ پہنچے ہیں
حق شناسی کے وہ معیار تک آ پہنچے ہیں

دیکھ کر دامنِ الطاف و کرم کی وسعت
اس کے سایہ میں گنہگار تک آ پہنچے ہیں

لوٹ جائیں وہ تہی دست یہ ناممکن ہے
جو غریب آپ کے دربار تک آ پہنچے ہیں

جن کی نظروں میں ہے سرکارِ مدینہ کا جمال
حسنِ مطلق کے وہ معیار تک آ پہنچے ہیں

نورِ مطلق کے سوا کچھ نہیں جس کے آگے
آپ اس منزلِ انوار تک پہنچے ہیں

ذکر کی راہ میں آیا ہے اک ایسا بھی مقام
سیفؔ آواز پہ سرکار تک آ پہنچے ہیں

سلطان محی الدین سیفؔ

خیر البشر

سرورِ جن و ملک، خیر البشر پیدا ہوئے
حسنِ بے ہمتا و عشقِ معتبر پیدا ہوئے

وہ ہوئے اس ماہ میں ظاہر کہ جن کے نور سے
یہ زمیں، یہ آسماں، یہ بحر و بر پیدا ہوئے

آب و گل میں بھی نہ تھے آدم کہ وہ تھے عرش پر!
اب سے چودہ سو برس جو بہ بشر پیدا ہوئے

اہلِ عالم کو مبارک ہو نزولِ نورِ حق
رات کی ظلمت میں انوارِ سحر پیدا ہوئے

پیروی میں ان کی ہر عقدہ کشائی سہل ہے
زندگی میں کوئی الجھاوے اگر پیدا ہوئے

خیر و شر، نفع و ضرر، عیب و ہنر کیا چیز ہیں
یہ بتانے کے لیے وہ راہبر پیدا ہوئے

آپ کے وابستۂ دامن کے ذہن و فکر میں!
حزنِ ماضی کے نہ مستقبل کے ڈر پیدا ہوئے

ان کی اک چشمِ عنایت کا ہے تاباںؔ منتظر
اک نظر سے جن کی سو اہلِ نظر پیدا ہوئے

شمس الدین تاباںؔ

نعت شریف

زباں قاصر ہے اب میری رسولِ حق کی مدحت میں
فلک پابوسِ احمد ہے ملک مصروفِ خدمت میں
کریں بخشش گناہوں کی اب آئے جوش رحمت میں
اُمنڈ کر آ گئے آنسو مری چشمِ ندامت میں
مجسّم نور ہو جس کا وجودِ قالبِ انساں !
وہ سایہ کیا دکھائی دے جو ضم ہے ذاتِ قدرت میں
زمانے میں قیامت تک انھیں کا بول بالا ہے
انھیں کا بول بالا ہوگا میدانِ قیامت میں
مکمل نورِ یزدانی، مکرم ظلّ ربانی !!
خدا کو دیکھنا چاہو تو دیکھو اُن کی صورت میں
رسولِ کبریا کی شان کچھ ایسی نرالی ہے
خدا بخشے گا اُمت کو فقط ان کی قیادت میں
نبیؐ کی نعت گوئی میں لکھا ہے نام میرا بھی
بہارؔ اب تو مرا حصہ یقینی ہے شفاعت میں

منوہر لال بہارؔ

سلام اُس پر

سلام اے سیدِ جن و بشر انوارِ سبحانی
سلام اے محرمِ رازِ حقیقت ہائے حقانی
سلام اے آفتابِ دو جہاں شاہنشاہِ بطحا
سلام اے تاجدارِ انبیاء ختمِ رسل شاہا

سلام اس پر کہ جو ہے بے سہاروں کا سہارا ہے
سلام اس پر کہ جس کا نام عالم آشکارا ہے
سلام اس پر کہ جس نے خلد کی سب کو بشارت دی
سلام اس پر کہ جس نے روحِ انساں کو طہارت دی

سلام اُس پر کہ جس نے رات رو رو کر دعائیں کیں
سلام اس پر کہ جس نے بے وفاؤں سے وفائیں کیں
سلام اس پر کہ جس کے دم سے دنیا کا چمن گلشن
سلام اس پر کہ جس کے نور سے مرقد مرا روشن

سلام اے سیدِ عالی نسب، والا گہر شاہا
سلام اے جسکو رحمٰن کہے حدِ تطہر شاہا
سلام صاحبؔ ہجراں نصیب بے نوا لینا
بوقتِ واپسیں مولا، مدینے میں بلا لینا

صاحبؔ حیدر آبادی

رحمتِ تمام

ذہنوں پہ کیسی رات ہے اے رحمتِ تمام
بس اک نظر کی بات ہے اے رحمتِ تمام

جیتے ہیں آج کتنے گناہوں کے باوجود
تیرا ہی التفات ہے اے رحمتِ تمام

بس ناز ہے تو تیری شفاعت پہ ناز ہے
اُمّت کی تو برات ہے اے رحمتِ تمام

ادراکِ غم ملے تو سنور جائے گی حیات
اَتنی سی واردات ہے اے رحمتِ تمام

کونین جھک گئی ہے جہاں پر بصد خلوص
تیری ہی ایک ذات ہے اے رحمتِ تمام

"بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر"
تو ہی رہِ نجات ہے اے رحمتِ تمام

نقشِ قدم ہے تیرا، جبینِ ندیمؔ ہے
ہمراہ کائنات ہے اے رحمتِ تمام

خیرات ندیمؔ

میرے مولا، مرے آقا

میرے مولا، مرے آقا، مرے سرور صدقے
جان و دل صدقے، ترے پاؤں پہ یہ سر صدقے

کائنات آج مکمل ہوئی آمد سے تری
ذاتِ انساں مدلل ہوئی آمد سے تری

تو نے بتلایا کہ انسان کی ذاتِ واحد
اپنے کردار کی تلوار پہ خود ہے کاسد

نوکِ شمشیر پہ بھی حق ہی کہے، اڑ جائے
کس میں دم ہے کہ پھر ایسے سے کوئی لڑ جائے

یہ صفت جس میں ہو، وہ بندۂ مومن کہلائے
حکمِ آقا کے لیے زندہ رہے یا مر جائے

تری آمد کا یہ مفہوم تھا، گلی، مدنی
آدمی مظہرِ کردار کا ہونا ہے دھنی

سعیدہ عروج مظہر

سلطانِ مدینہ

مجھ پہ بھی کرم اے شہہ ذی شانِ مدینہ
کب تک غمِ فرقت سہوں سلطانِ مدینہ

محبوبِ دو عالم، میں ترے نام کے صدقے
ہو جان مری تجھ پہ فدا جانِ مدینہ

اے خاکِ مدینہ تجھے آنکھوں سے لگالوں
تقدیر کرے گر مجھے مہمانِ مدینہ

وارفتگیٔ شوق کا پوچھو نہ ٹھکانہ
عنوان مرے قصے کا ہے عنوانِ مدینہ

دنیا میں کہیں اب تو طبیعت نہیں لگتی
اس دل میں سمایا ہے کچھ ارمانِ مدینہ

ہرچند گنہگار ہوں للہ ترحم
اک نیم نگہہ اے مہہ تابانِ مدینہ

مژدہ ہو چمکنے کو ہے قسمت کا ستارا
ہو جائے گا اے طاہرہ سامانِ مدینہ

بانو طاہرہ سعید

نعت شریف

بفضلِ خدا یہ نظام آپؐ کا ہے — زمیں آسماں کیا تمام آپؐ کا ہے
خدا کی قسم رحمتوں کی ضمانت — کوئی نام ہے تو وہ نام آپؐ کا ہے
جہاں ختم ہوتی ہے حدِ تصوّر — وہی ابتدائی مقام آپؐ کا ہے
کرم آپ کا، تھا نہیں، آج بھی ہے — یہ اسلام، یہ فیضِ عام آپؐ کا ہے
یہ دنیا بنائی گئی کس کی خاطر — تمام آپؐ سے ہے، تمام آپؐ کا ہے
نہیں صرف تریسٹھ برس عمرِ رحمت — ازل سے ابد تک قیام آپؐ کا ہے
نبی آپ کے اُمتی جیسے عیسیٰؑ — نبوّت تو ادنیٰ مقام آپؐ کا ہے
مسلماں کی تعریف جو بھی ہو لیکن — ہے مومن وہی، جو غلام آپؐ کا ہے

نہ الفاظ صابر نہ آواز صابر
کلیم آپؐ کا ہے، کلام آپ کا ہے

صابر شاہ آبادی

قرآنِ مجسم

جامۂ نور میں انوار کا پیکر اُترا
سینۂ ظلمتِ اوہام میں خنجر اُترا

کبھی طائف میں نہاتا تھا لہو میں اپنے
کبھی خندق میں رکھے پیٹ پہ پتھر اُترا

تنِ تنہا کبھی غاروں میں رہائی دعوتی
عرصۂ جنگاہ میں لیکر کبھی لشکر اُترا

ظرف وہ، حوصلہ وہ، کب کوئی لا سکتا ہے
عرش ہی عرش کی اونچائی پہ چڑھ کر اُترا

ماہ و انجم اسی حسرت میں رہے سرگرداں
ناز دھرتی کو ہے، یہ چاند مرے گھر اُترا

منطق و فلسفہ و علم کے تہ خانوں میں
عشق و مستی کی لیے شمعِ منور اُترا

ہر اک آئینے میں اس کا وہ جمالِ رنگیں
ہر اک آئینے کو کرتا ہوا ششدر اُترا

مضطر اپنا یہی ایماں ہے کہ قرآن کے ساتھ
ایک قرآنِ مجسم بھی زمیں پر اُترا

مضطر مجاز

یا محمد مصطفیٰ

○

کبریائی شان کا گرچہ ہو محو دیکھنا
رحمت اللعالمیں کا روئے انور دیکھنا

ڈھونڈھنے پر ساری دنیا میں نظر آتا نہیں
دیکھنا ہو اُس کا جلوہ دل کے اندر دیکھنا

نورِ احمد سے ہوئی روشن یہ ساری کائنات
شانِ احمد اور جلال، اللہ اکبر دیکھنا

نعت گوئی کی کروں جرأت میں کیا، میری مجال
کیا صلہ مجھکو ملے گا روزِ محشر دیکھنا!

درس جو بالراست ہم کو ہے محمدؐ نے دیا
آیتِ قرآں میں پنہاں اس کو اکثر دیکھنا

یا محمدؐ، یا محمدؐ، یا محمد مصطفیٰ
ہو اگر وردِ زباں تاثیر دنکر دیکھنا

دنکر راؤ دیشمکھ دنکر

حبیبِ خُدا

○

کلام اس کے کلمے میں ممکن نہیں ہے حقیقت ہمیشہ حقیقت رہے گی
لیا جائے گا نام جب تک خدا کا حبیبِ خدا کی بھی عظمت رہے گی
خدا جانے محشر میں مجمع ہو کتنا، لگا رکھو سینے سے یادِ محمدؐ
نشانی اگر کوئی لے کے چلو گے تو پہچاننے میں سہولت رہے گی
نہیں تھا کسی کے بھی وہم و گماں میں اس انداز سے ختم ہو گی نبوت
بظاہر چراغِ نبوت نہ ہوگا مگر روشنی تا قیامت رہے گی
زمیں پر جو دیکھے قدم مصطفےٰ کے تو کی عرش نے بھی ادب سے گزارش
مجھے بھی قدم بوس ہونے دے یا رب! نہیں تو مری کیا فضیلت رہے گی
خدا تک پہنچنے کی راہیں کئی ہیں ہر اک راہ کا تجربہ کرنے والو!
گزر جاؤ اک بار طیبہ سے ہو کر قریب اس طرف سے مسافت رہے گی
سرِ حشر ہی کیا ضروری ہے پُرسش یہیں پوچھ لے مجھ سے جو پوچھنا ہے
وہاں تو رہوں گا میں خدمت میں اُن کی وہاں کب مجھے اتنی فرصت رہے گی
فقط شانِ محبوبیت دیکھنے کو محمدؐ کے ذمے شفاعت نہیں کی
عدیلؔ اس کو معلوم ہے حشر کے دن ہر اُمت کو اُن کی ضرورت رہے گی

نظیر علی عدیلؔ

شافعِ محشر

منور سب رہے جتنے پیمبر سامنے آئے
محمد مصطفےٰ منظر بہ منظر سامنے آئے

اٹھا لایا کہیں سے منکرِ حق آزمانے کو!
مگر پڑھنے لگے کلمہ جو کنکر سامنے آئے

اُدھر تخلیق کا باعث، اِدھر ہیں رحمت و شافع
زمین و آسماں کا بن کے محور سامنے آئے

خدا کے سامنے آئیں، رسولوں میں نہیں جرأت
شفاعت کو شفیعِ روزِ محشر سامنے آئے

سوال آیا جہاں بھی حسنِ سیرت کا عقیدت کا
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ سامنے آئے

نہ آتے آپ، تو ظلمت کدے آباد ہی رہتے
بدلنے کو زمانے کا مقدر سامنے آئے

یہی ہیں رحمۃ العالمین اور شافعِ محشر
بہ شانِ انفرادی دیکھ افسرؔ سامنے آئے

علی افسر

کھُلی کتاب

○

بہت سے نام ہیں آدابِ زندگی کے لیے
ہے ایک نام مگر دل کی روشنی کے لیے

یہ بزمِ نور ہے کر لیجیے اعترافِ گناہ
تمام عمر کی شائستہ زندگی کے لیے

اندھیرے آتے رہے ہیں، اندھیرے آئیں گے
نبیؐ کا نام ہی کافی ہے روشنی کے لیے

رسولِ پاکؐ کی سیرت کا ایک بھی لمحہ
کھُلی کتاب ہے تجدیدِ آگہی کے لیے

یہ واقعہ ہے کہ نسبت بڑا سہارا ہے
ہجومِ غم میں گنہگار آدمی کے لیے

چراغ یوں تو بہت سے بجھے مگر، نیّر
چراغِ دل ابھی باقی ہے روشنی کے لیے

صلاح الدین نیّر

سرکارِ مدینہؐ

○

اللہ رے یہ عظمتِ سرکارِ مدینہؐ
ہے نسبتِ حق، نسبتِ سرکارِ مدینہؐ

یہ مہر و مہہ و انجم و افلاک و زمیں کیا
کس سمت نہیں رویتِ سرکارِ مدینہؐ

اس دل کا دھڑکنا ہے کوئی دل کا دھڑکنا
جس دل میں نہ ہو الفتِ سرکارِ مدینہؐ

بے چین سرِ عرش تھا خود عرش کا والی
اللہ غنی فرقتِ سرکارِ مدینہؐ

ہے تُو ہی تو بخشش کا وسیلہ سرِ محشر
قرباں ترے اے رحمتِ سرکارِ مدینہؐ

تقدیر نصیبے اُسکی، نصیبے اُس کا مقدّر
مل جائے جسے قُربتِ سرکارِ مدینہؐ

داؤد نقیب

نذرِ شہِ لولاک

خدا کی صورتِ واجب کے پردے چاک ہوتے ہیں
حدِ قوسین میں تنہا رسولِ پاک ہوتے ہیں

یہ صدقہ ہے محمدؐ کا کہ مٹی کو ملی پاکی
زمیں کے آج سجدے نازشِ افلاک ہوتے ہیں

زمانے کی حکومت کیا حکومت کا زمانہ کیا
مرے سرکار کے خادم بڑے بے باک ہوتے ہیں

نظر آتی ہیں دنیا کو لکیریں خوش نصیبی کی
جبیں پر جب مدینے کے خس و خاشاک ہوتے ہیں

عمرؓ کو علم ہے چشمِ محمدؐ کے تصرف کا
نظر کیسی کہاں کے دل ارادے پاک ہوتے ہیں

سمجھ میں آگیا جبریلؑ کو سدرہ پہ رکتے ہی
اب آگے بڑھنے والے صاحبِ لولاک ہوتے ہیں

جہاں تک لہجۂ حسانؓ ہے خورشید شعروں میں
وہاں تک قابلِ نذرِ شہِ لولاک ہوتے ہیں

خورشید جنیدی

بارگاہِ رسالت مآب میں

زندگی تیری، ادا تیری، محبت تیری
سارے عالم کیلئے ٹھہری ہے رحمت تیری

ہم بُرے ہیں تو بُروں پر بھی ہے شفقت تیری
ہم گنہگاروں پہ کیا کیا ہے عنایت تیری

حق و انصاف و مکافات و صداقت کیلئے
سچ تو یہ ہے کہ جہاں کو ہے ضرورت تیری

سارے بھٹکے ہوئے لوگوں کیلئے دنیا میں
ہے سدا راہ نما شمعِ ہدایت تیری

تیرے آنے سے مٹی تیرگی وہم و گماں
بن گئی نورِ یقیں دنیا میں صورت تیری

نُور ہی نور ہے تو تیرہ جہانوں کے لیے
تا ابد مہرِ منور ہے رسالت تیری

تجھ سے نسبت ہے یہی سب سے بڑی دولت ہے
دل میں جامی کے بھری ہے یہی دولت تیری

رحمٰن جامی

نورِ مستند

کیا تھا کس نے گھنی تیرگی کو رد کہیے
وہ آدمی کہ جسے نورِ مستند کہیے

وہ اک جنوں کہ جہاں سرنگوں خرد کہیے
جو ماہتاب کو چھولے وہ جزر و مد کہیے

وہ شام جس کو ملا شہرِ بے چراغ کا درد
وہ صبح جس پہ نثار آفتاب صد کہیے

وہ جس کی راہ میں حائل نہ ہو سکے بُوتے
اسے شعورِ مکمل "نگاہ قد" کہیے

زمیں کو بخش دیئے اس نے آسمان کے راز
اب اور رہ گئی کیا جستجو کی حد کہیے

وہ نیک خو کہ بھلا چاہتا رہا سب کا
تڑپ کے رہ گئی کیا کیا نگاہِ بد کہیے

کوئی شعورِ حیات اس سے گر نہیں لیتا
اسے شعورِ نظر ہی سے نابلد کہیے

ملیں گے یوں تو کئی راستے میں صد راہے
جو اس کی راہ نہیں، راہ مسترد کہیے

صدائے خیر سنیں طالبانِ منزلِ نور
قدم اکھڑنے لگے ہوں تو المدد کہیے

رؤف خیر

محمد مصطفیٰ

○

محمد مصطفیٰ!:
ہم ٹوٹتی راتوں میں جیتے ہیں
ہمارے ہاتھوں میں پتوار ہے اور کشتی شکستہ ہیں
فتنہ ہے شکستوں کا:
کہ دلدل میں چلا کرتے ہیں
دلدل: کچھ ایسا ہے کہ ناتواں کو بھول جاتا ہے
قدم بھر جاتے ہیں
آنکھیں ہماری آنسوؤں سے ڈبڈبا جاتی ہیں
تارے جھلملا کر — آسمان میں ڈوب جاتے ہیں۔
ہوا کے ساتھ گھرا ریت کا طوفان
سارے کاروانِ ہوش کو آغوش میں لے کر زمین میں
ڈوب جاتا ہے
محمد مصطفیٰ!:
ہیں آپ ساری حاضر و پوشیدہ موجودات کے والی
صفات ایسی کہ ہر پہلو زبانِ مصحفِ اعظم
خدا کے منتخب بندے

مرے جسم اور میری روح کو
اپنی شفاعت کے عطر بیز سایے میں شفا دے دیں
محمد مصطفیٰ!
بس آپ کا دستِ شفاعت، روشنی ہی روشنی
فرازِ کوہ سے وہ نور کا اک تیز رو دریا
— مرے مٹی کے پیکر پر اترتا ہے
مرا مٹی کا زندہ شادماں پیکر

محمد مصطفیٰ!:
کتابیں ہی کتابیں کتابیں، روشنی ہی روشنی

▲

اسلم عمادی

سیّدِ ابرار

○

وہ جس پر آپ کی نظرِ کرم اک بار ہو جائے
قسم اللہ کی جنت کا وہ حقدار ہو جائے
کرم اللہ کا ہے سرکار کی نظرِ عنایت ہے
وگرنہ سانس بھی لینا یہاں دشوار ہو جائے
خیالِ سرورِ کونین سے اتنی گزارش ہے
تصور ہی میں بس سرکار کا دیدار ہو جائے
بفضلِ حق وہاں سرکار کا بس نام کافی ہے
ہر اک تدبیر انساں کی جہاں بے کار ہو جائے
مداوائے غمِ دارین ہے اک جنبشِ ابرو
ادھر بھی اک نظر یا سیّدِ ابرار ہو جائے
نبیؐ کی یاد جس انسان کے دل کا مقدر ہو
وہ انساں بالیقیں تخلیق کا شہکار ہو جائے
خیالِ احمدِ مرسل ہو نصب العین ہر دل کا
یہ نعمت کاش! ہم سب کے گلے کا ہار ہو جائے

فیض الحسن خیالؔ

فیضِ دوام

دل وجاں پہ فیضِ دوام آپؐ کا ہے
زباں پر شب و روز نام آپؐ کا ہے

خدائی کا ہر اہتمام آپؐ کا ہے
خدا بھی تو خیر الانام آپؐ کا ہے

ادا کر دیا فرض دستِ دعا نے
دعا کارگر ہو یہ کام آپؐ کا ہے

بیاں کیا ہو، مفہوم صبحِ ازل کا
ضیا پاشِ حسنِ تمام آپؐ کا ہے

ہوئی ختم سدرہ پہ جبرئیل کی حد
بہت اس سے اونچا مقام آپؐ کا ہے

ضرورت ہی کیا ہے اُسے سروری کی
رئیسِ حزیں جب غلام آپؐ کا ہے

رئیس اختر

روئے احمدِ مختار

بسا ہے جب سے روئے احمدِ مختار آنکھوں میں
بہ شکلِ مردمک ہے مرکزِ انوار آنکھوں میں
نبیؐ کو دیکھنے کے بعد پھر کس پر نظر ڈالوں
لئے پھرتا ہوں میں اک حسن کا معیار آنکھوں میں
رہِ حق سے قدم رک جائیں یہ ممکن نہیں ہرگز
رسولِ ہاشمی کا ہو اگر کردار آنکھوں میں
سلاطینِ جہاں کی عظمتیں خاطر میں کیا لاؤں
بسا ہو جب مرے سرکارؐ کا دربار آنکھوں میں
دلِ دشمن بھی قائل ہے تمہاری عامِ رحمت کا
زباں منکر سہی، دل کا تو ہے اقرار آنکھوں میں
نظر ملتے ہی گھائل حضرتِ فاروقِ اعظمؓ تھے
نہیں معلوم تھی، وہ کونسی تلوار آنکھوں میں
تمنا آخری عارفؔ کی ہے جلوہ دکھا دینا
نظر آنے لگیں جب موت کے آثار آنکھوں میں

عارف بیابانی

نورِ احمد

٥

کہاں تک ہوا ہے گزر اللہ اللہ
محمدؐ گئے عرش پر اللہ اللہ

ضیاء بار ہیں فیضِ نورِ نبیؐ سے
یہ انجم، یہ شمس و قمر اللہ اللہ

ہے تخلیق آدم کی نورِ نبیؐ سے
ہے یہ شانِ خیر البشر اللہ اللہ

جہاں دیکھئے نورِ احمدؐ وہاں ہے
ہیں ہر چیز میں جلوہ گر اللہ اللہ

نبیؐ سے نظر کیا ملائے گا کوئی
خدا پر ہے ان کی نظر اللہ اللہ

الٹتے ہیں جب وہ نقاب اپنے رخ سے
تو ہوتی ہے شام و سحر اللہ اللہ

معلم مبارک ہو تجھ کو مدینہ
مدینہ میں ہے تیرا گھر اللہ اللہ

معلم عبیدی

شریعت کا مکمل رُخ

میانِ خالق و مخلوق برزخ حد محمدؐ ہیں
خدا کے راز داں اے راز مد قصد محمدؐ ہیں

خدا کی ذات آن حد ہے مرے ایمان کی حد ہیں
جمالِ کبریا کی انتہائی حد محمدؐ ہیں

کوئی کردار کے سائے کی پیمائش تو کر سکتا
شریعت کا مکمل رُخ، مسلسل قد محمدؐ کا

خرد کس مادی پیکر کا آخر جائزہ لے گی
خدا کو دیکھنے والی نظر کی حد محمدؐ ہیں

ہمیں ایماں کے برابر ہم کو یہ دیوانگی اپنی
ہمارے واسطے بے میم کے احمد، محمدؐ ہیں

خدا کے فضل سے ہیں راز، زین العابدینی ہوں
مرے اجداد عالی مرتبت کے جد محمدؐ ہیں

راز عابدی

عرفانِ محمدؐ

ہر قلب کی دھڑکن میں ہے ارمانِ محمدؐ
ہر شخص ہے لاریب ثنا خوانِ محمدؐ

دیکھو میری آنکھوں سے اگر دیکھنا چاہو
ہے کیف بہاراں یہ گلستانِ محمدؐ

ایماں کا کرشمہ ہے یہ ایقان کا جلوہ
ہر شخص ہے وابستۂ دامانِ محمدؐ

انسان کو جینے کا سلیقہ ہے سکھایا
کیا کم ہے یہ انسان پہ احسانِ محمدؐ

ہر آن رہے پیشِ نظر مرضئ مولا
بڑھتا ہی رہے نشۂ عرفانِ محمدؐ

کردار کے غازی نے کیا سحر کچھ ایسا
ہر شخص ہوا جاتا تھا قربانِ محمدؐ

یہ بارگہِ سیدِ کونینؐ ہے منظورؔ!
یاں سب کے لیے عام ہے فیضانِ محمدؐ

محمد منظور احمد منظورؔ

آگہی کا سمندر

منظر حضور ہیں پس منظر حضور ہیں
ہر اعتبارِ ظاہر و باطن حضور ہیں

روحِ روانِ موجِ الٰہ ذات آپؐ کی
بحرِ الوہیت کے شناور حضور ہیں

یکتائے عبدیت ہیں، رسالت میں فرد ہیں
مظہر خدا کے اوّل و آخر حضور ہیں

ہر حرفِ آگہی پہ کرم ہے حضور کا
ہر نقشِ آگہی کا سمندر حضور ہیں

قد آوروں میں عہدِ ازل سے ابد تلک
قرآن کہہ رہا ہے قد آور حضور ہیں

یعنی ہر اک مقامِ کمال و عروج پر
کہتی ہے چشمِ دل کے برابر حضور ہیں

صفی خدا گواہ، یہ ہر لمحہ، ہر زماں
تنہا حبیبِ داورِ محشر حضور ہیں

رضا و صفی

نورِ مجسم

آپ سراپا نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
بعدِ خدا ہیں سب سے معظم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ نبی آدم تا ایں دم صلی اللہ علیہ وسلم
ہادیٔ اوّل، مرسلِ خاتم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ مصفّا، آپ مطہّر، آپ معطّر، آپ معنبر
آپ سے مہکا ہر اک عالم صلی اللہ علیہ وسلم

دوش پہ ڈالے کملی کالی، فرش نشیں ہیں عرش کے والی
جگ کے مونس، جگ کے ہمدم صلی اللہ علیہ وسلم

ہادیٔ برحق، دین کے رہبر، دونوں عالم کے ہیں سرور
بھیج درود ان پر تو پیہم صلی اللہ علیہ وسلم

شہر کی خندق کھودنے والے، بھوک کی شدت جھیلنے والے
پیٹ پہ پتھر شاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

آب و گل میں جب تھے آدم، آپ نبی تھے سرورِ عالم
نورِ نبی تخلیقِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

عرش منور، فرش منور، جلوہ نما ہر شئے کے اندر
نورِ مجسم فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

حمد و ثناء کے بعد بشیرؔ اب نعتِ نبی ہے سب سے مقدم
نامِ محمد اسمِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

بشیر وارثی

جلوہ محمدؐ کا

لیا ہے عرش نے بوسہ جہاں نعلینِ احمدؐ کا
تعین کیا ہو پھر ایسے بشر کی آخری حد کا

حقیقت کس طرح بدلے گی، ناموں کے بدلنے سے
اِدھر جلوہ محمدؐ کا، اُدھر جلوہ محمدؐ کا

قسم اللہ کی سرکار سراپا لطافت ہیں
خردمندو، کہاں پاؤ گے تم سایا محمدؐ کا

عطا کرتے ہیں شاہی بوریئے پر بیٹھنے والے
گدائے مصطفیٰؐ ہوتا نہیں محتاج مسند کا

احد میں اور احمد میں یہ کیسی رشتہ داری ہے
نظر آتے ہیں دونوں سلسلہ نورِ مجرد کا

مرے سرکار پر کونین کی خوش قامتی صدقے
بنایا ہی نہیں خالق نے نمونہ آپ کے قد کا

ارادت مجھ کو ہے سرکار گودڑ شاہؒ سے ذاکر
نسب میں ہے عمرؓ تک سلسلہ میرے اب و جد کا

خواجہ ذاکر گودڑ شاہ ثانی

گلستانِ محمدؐ

دل جس کا نہیں تابعِ فرمانِ محمدؐ
کیوں کر ہو میسّر اُسے عرفانِ محمدؐ

دشمن کو بھی دیتے ہیں دعا رحمتِ عالم
ہر بات محمدؐ کی ہے شایانِ محمدؐ

اللہ کا وعدہ ہے شریعت کی حفاظت
محفوظ خزاں سے ہے گلستانِ محمدؐ

شاہوں کی جبیں جھکتی ہے دہلیز پہ ان کی
اللہ رے توقیرِ غلامانِ محمدؐ

سب حق کے پیمبر ہیں مگر کون ہے ان میں
ہم رفعت و ہم عظمت و ہم شانِ محمدؐ

ہو نام محمدؐ کا زباں پر دمِ آخر
ہاتھوں سے نہ چھوٹے کبھی دامانِ محمدؐ

نعتِ شہِ کونین لکھا کرتا ہے باقرؔ
منظورِ نظر ہے یہ ثنا خوانِ محمدؐ

باقر منظور

مقامِ محمدؐ

اب رات دن لبوں پہ محمدؐ کا نام ہے
اب میری صبح، صبح ہے، اب شام، شام ہے

سجدوں کی سرزمیں ہے مدینے کی سرزمیں
زائر ذرا سنبھل کہ ادب کا مقام ہے

کوئی قیام گاہ نہیں ہے حضورؐ کی
مومن کے قلب میں مگر ان کا قیام ہے

کافی ہے یہ سند کہ نبی کا غلام ہوں
محشر سے واسطے ہے نہ دنیا سے کام ہے

وہ بھی ترس رہے ہیں کہ بن جائیں اُمّتی
ناموں کے ساتھ جن کے علیہ السلام ہے

زیرکؔ ترے مقام کی ناداں کو کیا خبر
تیرا توسیفِ دیںؐ کے غلاموں میں نام ہے

محمد علی زیرکؔ شرقی

جلوے محمدؐ کے

○

سویرا جس کو کہتے ہیں، وہ ہیں جلوے محمدؐ کے
مرا سرمایۂ شعر و سخن صدقے محمدؐ کے

بلادِ شرق سے تا غرب، ظلمت تھی، اندھیرا تھا
عرب سے آفتاب اُبھرا، بنے نقشے محمدؐ کے

نہیں ملتی مثال ایسی خدا کے کارخانے میں
خطا کاروں کی بخشش کے لیے سجدے محمدؐ کے

چلو اے غمزدو! تہذیب کے جادے پہ اتراتے
کھُلے ہیں ہر بشر کے واسطے رستے محمدؐ کے

چراغاں کا سماں ہے ہر طرف میلادِ انورؐ پر
زمیں سے آسماں تک ضوفشاں جلوے محمدؐ کے

اثرؔ احمد، احد کے فرق و رشتے کو اگر سمجھو
خدا کے جتنے بندے ہیں، وہ ہیں بندے محمدؐ کے

(ڈاکٹر) محمد علی اثرؔ

رسولِ خدا

جب سے نصیب اُس سے قدمِ مصطفےٰ ہوا
طیبہ کی ہر گلی میں ہے میلہ لگا ہوا

جب نورِ حق ظہور میں جلوہ نما ہوا
شمس الضحیٰ ہوا کہیں بدر الدجےٰ ہوا

کیا جانے کیا ہو گر ملے دامن رسول کا
جب نام ہی رسول کا مشکل کُشا ہوا

اچھا ہوا کہ شافعِ محشر حضور ہیں
محشر میں عاصیوں کو بڑا آسرا ہوا

اللہ نے ختم کر دی بڑائی سب آپؐ پر
اس واسطے نہ آپ سے کوئی بڑا ہوا

سکتے میں آکے وسعتِ کونین رہ گئی
غارِ حرا میں جب وہ رسولِ خدا ہوا

راہیؔ زباں پہ جب سے محمدؐ کا نام ہے
ہر مرحلہ ہے زیست کا آساں بنا ہوا

(ڈاکٹر) علی الدین احمد راہیؔ

نورِ محمدؐ

خدا نے نور سے اپنے معظم کر دیا تم کو
سراپا رحمتِ عالم بہ عالم کر دیا تم کو

ہوا جب عرش پر قائم محمدؐ کہہ لیا یعنی
اسی نے حمد میں اپنی مجسم کر دیا تم کو

تمہارا نور جب آئینہ بن کر رُوبرو آیا
ہوا وارفتہ کوئی یا مسلّم کر دیا تم کو

ملا نورِ محمدؐ پردۂ امکاں میں آدمؑ کو
ھوَ لا اوّل نے ہر شئے پر مقدّم کر دیا تم کو

کلام اللہ کی معجز بیانی کے تسلسل میں
روانی اس قدر آئی کہ پیہم کر دیا تم کو

یہ دینِ اکمل ہوا تم سے، جو نعمت تھی تمہیں پہنچی
ازل ہی سے رسولوں میں معظم کر دیا تم کو

بیاں جب ہے، قلم ساکت لکھے اب کیا جلیلؔ آگے
مقامِ قربِ حق آیا تو ہمدم کر دیا تم کو

رشید عبد السمیع جلیلؔ

غمزدو، در کھلا محمدؐ کا

راہِ حق، راستہ محمدؐ کا
روشنی، سلسلہ محمدؐ کا

ٹوٹتی ساعتوں کے صحرا میں
نام لیتا سدا محمدؐ کا

اپنی اپنی مراد پا جاؤ
غمزدو! در کھلا محمدؐ کا

ہر زمانے میں بے لباسی کو
پیرہن مل گیا محمدؐ کا

سب سے افضل ہے، سب سے برتر ہے
مرتبہ، مرحبا محمدؐ کا

یہ مقامِ بلند کس کو ملا
عرش زینہ بنا محمدؐ کا

صوفیاء نے کہا: وجود و شہود
ہے خدا، آئینہ محمدؐ کا

ناز جتنا کرے بجا ہے وقار
تو کہ ہے اک گدا محمدؐ کا

وقار خلیل